مدیر کے نام

طالب ہاشمی، لاہور

اسلام کا انداز حکمرانی (فروری ۹۸) میں عمرو بن عاصؓ، گورنر مصر کے بیٹے کا نام عبداللہ شائع ہوا ہے۔ جمہور ارباب سیر اور مورخین کے مطابق کوڑے مارنے اور کوڑے کھانے والے صاحب عبداللہ نہیں، بلکہ دوسرے صاحب زادے محمد بن عمرو بن عاص تھے (**دور فاروقی میں حقوق انسانی**، مقالہ از جسٹس بی زیڈ کیکاؤس مرحوم، ص ۸۷، **ضیائے حرم**، لاہور، فاروق اعظم نمبر)

محمد صدیق، اسلام آباد

دستور کی قلب ماہیت (فروری ۹۸) بروقت انتباہ ہے۔ مجوزہ اصلاحات میں ان نکات کا اضافہ مناسب ہو گا۔ ۱- وزیروں کی تعداد محدود کرنا۔ ۲- صدر، وزیراعظم، گورنر اور وزرا کے معاوضے اور مراعات معقول سطح پر لانا۔ پنشن بند کرنا (چند سال کی کچی نوکری پر پنشن چہ معنی دارد)۔ ۳- انتظامی معاملات میں ممبران اسمبلی کی مداخلت بند کرنا۔ ۴- سرکاری ملازموں کے معاوضوں اور پنشنوں میں افراط زر کے تناسب سے اضافے کا خود کار نظام قائم کرنا۔

رفیع الدین ہاشمی، لاہور

ڈاکٹر حبیب اللہ چیمہ صاحب کی اس بات سے تو اتفاق مشکل ہے کہ اشعار، نفس مضمون کے ابلاغ و تفہیم میں رکاوٹ بنتے ہیں، میرے خیال میں تو یہ تفہیم و تشریح کو اور موثر بناتے ہیں--- البتہ: "پروف خوانی زیادہ توجہ سے کرنے کی ضرورت" سے متفق ہوں۔ فروری کے شمارے میں پہلے ہی صفحے پر لاپروائی کی مثال: "پرداہ"--- دو عملی یہ ہے کہ رسالے کے متن اور اشتہار و اعلانات کی لکھائی کے اصول الگ الگ ہیں۔ کیوں؟ "رسائل و مسائل" کے آخری دو حصوں پر جواب دینے والے کا نام نہیں ہے۔ فہرست میں فہم قرآن کے مترجم کا نام نہیں دیا۔ "حکمت مودودی" میں **الجہاد فی الاسلام** کا پورا حوالہ ضروری تھا۔ کیا "اموصت کافی نہیں؟ (ص ۴۰) "مادریت" بے محل ہے--- پوری فہرست بناؤں تو "مدیر کے نام" کے ۲ صفحے کفایت نہیں کریں گے۔ آخری صفحہ، سطر ۲۲: "برائے مہربانی" کے بجائے "براہ مہربانی" ہونا چاہیے--- جو چیز جتنی وقیع اور بارتبہ ہو گی، اسی معیار سے اسے پرکھا، دیکھا جائے گا۔

راشد منہاس انصاری (جنوری، ص ۷۱) کی خدمت میں عرض ہے کہ میر نقوی کا منظوم ترجمہ، عرصہ ہوا چھپ چکا ہے، راقم کے پاس موجود ہے۔ "رموز بے خودی" کے منظوم ترجمے بھی ہو چکے ہیں۔ (ڈاکٹر نہیں) پروفیسر محمد عثمان نے "اسرار و رموز" کا نثر میں ترجمہ نہیں کیا، ایک آسان سی شرح لکھی ہے۔ ترجمان: رسائل و مسائل (فروری ۹۸) میں تصور جشن پر جواب ڈاکٹر انیس احمد کا تھا۔ دوسرے میں